رسالہ نمبر: 111
عقیقے کے بارے میں
سُوال جواب
شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی
دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# پہلے اسے پڑھ لیجئے۔۔۔۔۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ ضیابار، عطّارِ بداطوار غَفَرَ لَہُ الْغَفَّار کے **قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَالْاَبْصَار،** (یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک) الحاج ابو اُسید عُبید رضا ابنِ عطّار سَلَّمَہُ اللّٰہُ السَّتَّار کے گھر بروز منگل ۲۱ ماہِ ولادتِ مَحبوبِ ربِّ لَمْ یَزَل ربیعُ الْاَوَّل ۱۴۲۸ھ (10.4.2007) کو مَدَنی مُنّی کی ولادت ہوئی۔ 14 ویں دن بروز پیر شریف (۵ ماہِ شیخ عبدُ القادِر، ربیعُ الآخر ۱۴۲۸ھ) **یوں اجتماعی عقیقہ شریف** کی ترکیب ہوئی کہ اِس میں میرے مَن کے شہزادے نگرانِ شوریٰ کی ۲ دو مَدَنی مُنّیوں اور مزید ایک اسلامی بھائی کے ۲ دو شہزادوں کے عقیقے بھی شامل ہوگئے۔ "**بِسْمِ اللّٰہ**" کے سات حُروف کی نسبت سے عقیقے کے سات جانور ذَبح ہوئے اور رات غُلام زادے کے مکان ''بیتِ عبرت'' کی چھت پر کھانے کی دعوت ہوئی۔ بعدہٗ ''عقیقہ'' کے عُنوان پر ''مَدَنی مذاکرہ'' ہوا۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی مَدَنی مجلس ''**اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**'' کی طرف سے نظرِ ثانی وتخریج کی کاوِش اور ''مجلسِ مَدَنی مذاکرہ'' کی پیش کش پر وہ مَدَنی مذاکرہ ضَروری ترمیم کے ساتھ **مکتبۃُ المدینہ** کی طرف سے بصورتِ رسالہ بَنام ''عقیقے کے بارے میں سُوال جواب'' منظرِ عام پر لایا گیا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے قَبول فرمائے اور نافِعِ خلائق بنائے اور اِس کے ہر مسلمان قاری کی بے حساب مغفِرت کرے۔

**اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم
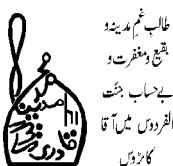
طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۷ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ

25-4-2007

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# عقیقے کے بارے میں سُوال جواب

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے صِرْف ( 22 صَفْحات) پر مُشتمل یہ رسالہ مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

**حضرتِ** سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ **شفیعُ الْمُذْنِبِین رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ دِلنشین ہے: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صُبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ١٠ ص ١٦٣ حدیث ١٧٠٢٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## عقیقہ کے معنٰی

**سُوال 1** عقیقہ کے کیا معنٰی ہیں؟

**جواب** **عقیقہ کا لفظی معنٰی:** عقیقہ بنا ہے عَقٌّ سے بمعنٰی کاٹنا، الگ کرنا۔ (مراٰۃ ج٦ ص٢)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

**عقیقہ کے شَرعی معنٰی:** بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٣٥٥)

**سُوال 2** عقیقہ کرنے میں کیا کیا اچّھی نیّتیں کرنی چاہئیں؟

**جواب** بچّہ/ بچّی کی ولادت کی مَسرّت پر بطورِ شکرِ نعمت ادائے سنّت کیلئے **اللہ** عزّوجلّ کی رِضا کی خاطِر **عقیقے** کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ اِس کے علاوہ بھی حسبِ حال نیّتیں کی جاسکتی ہیں۔ یاد رہے! بِغیر اچّھی نیّت کے عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ظاہر یِہی ہے کہ **عقیقہ** کرتے وَقت کرنے والے کے دل میں نیّتِ **عقیقہ** ہوتی ہوگی تاہم جتنی اچّھی اچّھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ **"مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"** (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج٦ ص١٨٥ حدیث٥٩٤٢)

## کیا عقیقہ نہ کرنا گناہ ہے؟

**سُوال 3** کیا "**عقیقہ**" نہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے؟

**جواب** **عقیقہ** فرض یا واجِب نہیں ہے صِرف سنّتِ مُسْتَحَبَّہ (مُس۔تَ۔حَب۔بَہ) ہے، تَرک کرنا گناہ نہیں۔ (اگر گنجائش ہو تو ضَرور کرنا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدَمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے۔ (ماخوذ از اسلامی زندگی ص٢٧)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

## بے عقیقہ مرنے والا بچّہ شَفاعت کرے گا یا نہیں؟

**سُوال 4** کیا یہ دُرُست ہے کہ جو بچّہ بِغیر **عقیقہ** اِنتقال کر گیا وہ اپنے والِدَین کی **شَفاعت** نہیں کرے گا؟

**جواب** جی ہاں! مگر اس کی صورتیں ہیں: جس بچّے نے **عقیقے** کا وَقْت پایا یعنی وہ بچّہ سات دن کا ہوگیا اور بِلا عُذْر جبکہ اِستِطاعت (یعنی طاقت) بھی ہو اُس کا **عقیقہ** نہ کیا گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی **شَفاعت** نہ کرے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ یعنی "لڑکا اپنے **عقیقے** میں گِروی ہے۔" (تِرمذی ج۳ ص۱۷۷ حدیث۱۵۲۷) **اَشِعَّةُ اللَّمْعات** میں ہے، امام احمد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "بچّے کا جب تک **عقیقہ** نہ کیا جائے اُس کو والِدَین کے حق میں شَفاعت کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔" (اشعۃُ اللّمعات ج۳ ص۵۱۲) **صدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ**، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی مذکورہ حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: "گِروی" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نَفْع حاصِل نہ ہوگا جب تک **عقیقہ** نہ کیا جائے اور بعض (مُحَدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامَتی اور اُس کی نَشْو ونُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا **عقیقے** کے ساتھ وابَستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص ۳۵٤)

**سُوال 5** جس کا "عقیقہ" نہ ہوا کیا وہ جوانی میں اپنا **عقیقہ** کرسکتا ہے؟

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

**جواب** جی ہاں! جس کا **عقیقہ** نہ ہوا ہو وہ جوانی، بُڑھاپے میں بھی اپنا **عقیقہ** کرسکتا ہے (فتاوٰی رضویہ ج ٢٠ ص ٥٨٨) **جیسا کہ رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِعلانِ نُبُوَّت کے بعد خود اپنا **عقیقہ** کیا۔ (مصنّف عبد الرّزاق ج ٤ ص٢٥٤ حدیث ٢١٧٤)

## کچّا حَمْل گِر جانے کی فضیلت

**سُوال 6** کیا حَمْل گِر جانے کی صورت میں **عقیقہ** کرنا ہوگا؟

**جواب** نہیں۔ **کچّا حَمْل** گِر جانے کے سبب عُمُوماً ماں باپ بَہُت پریشان ہوجاتے ہیں۔ اُن کی تسلّی کیلئے عَرْض ہے کہ ایسے موقع پر صَبْر کر کے اَجر کمانا چاہئے۔ **کچّا حَمْل** گِر جانے میں ماں باپ کا بَہُت بڑا بَہُت ہی بڑا فائدہ ہے۔ چُنانچِہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **کچّا بچّہ** (یعنی ماں کے پیٹ سے نامکمَّل گِر جانے والا) اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے (اُس وَقْت) جھگڑے گا جبکہ اس کے والِدَین (جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہوگا مگر شامتِ اعمال کے سبب ان) کو **اللہ** تعالیٰ دوزخ میں داخل فرمائے گا، حُکْم ہوگا: اے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جھگڑنے والے بچّے! اپنے ماں باپ کو جنّت میں لے جا، لہٰذا وہ اپنی نال[1] سے دونوں کو کھینچے گا یہاں تک کہ انہیں جنّت میں لے جائے گا۔ (ابنِ ماجہ ج٢ ص٢٧٣ حدیث ١٦٠٨)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس رِوایت سے **ایمان** کی سلامتی کی اَھَمِّیَّت بھی

---

[1] یعنی وہ آنت جو رِحمِ مادر میں بچّے کے پیٹ سے جُڑی ہوتی ہے اور جسے پیدائش پر کاٹ کر جدا کر دیتے ہیں۔

اُجاگر ہوئی کہ شَفاعت کی نعمت پانے کیلئے **ایمان** کا سلامَت ہونا لازِمی ہے لہٰذا ہر ایک کو اپنے **ایمان** کی سلامَتی کی فکر کرنی چاہیے۔ یقیناً **ایمان** کی سلامتی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں پوشیدہ ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اُس کی اور اس کے **حبیب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری میں ہے اور ایمان کی بربادی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں پوشیدہ ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اُس کی اور اُس کے **حبیب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی میں ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ایمان کی سلامَتی عطا فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## مَرے ہوئے بچّے کا عقیقہ؟

**سُوال 7** اگر بچّہ پیدا ہونے کے بعد سات دن سے پہلے پہلے فوت ہو جائے تو اُس کے **عقیقے** کا کیا کریں؟ اگر مرنے کے بعد کر دیں تو والِدَین کی شَفاعت کرے گا یا نہیں؟

**جواب** اب **عقیقے** کی حاجت نہیں ایسا بچّہ **شَفاعت** کر سکے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو مر جائے کسی عُمْر کا ہو اس کا **عقیقہ** نہیں ہوسکتا، بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کے **عقیقہ** نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وَقْتِ عقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا، **عقیقے** کا وَقْت شریعت میں ساتواں دن ہے۔ جو بچّہ قَبْلِ بُلوغ (یعنی بالغ ہونے سے پہلے) مر گیا اور اُس کا **عقیقہ** کر دیا تھا، یا **عقیقے** کی اِستِطاعت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

(طاقت) نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مرگیا، ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شَفاعت کرے گا جبکہ یہ (یعنی ماں باپ) دُنیا سے **باایمان** گئے ہوں۔

(فتاوٰی رضویہ ج ٢٠ ص ٥٩٦۔٥٩٧)

**سُوال 8** اگر کسی نے ساتویں دن سے قَبْل ہی بچّے کا **عقیقہ** کردیا تو؟

**جواب** اگرچہ **عقیقے** کا وَقْت ساتویں روز سے شُروع ہوتا ہے اور سنّت و افضل یہی ہے تاہم اِس سے قَبْل حتّٰی کہ ایک دن کے بچّے کا بھی **عقیقہ** کردیا تو ہوگیا۔

## بچّہ کے کان میں کتنی بار اَذان دیں؟

**سُوال 9** برائے کرم! یہ بھی بتادیجئے کہ بچّہ یا بچّی پیدا ہو تو اُس کے کان میں **اَذان** کب اور کتنی بار دیں؟ بچّے کا **نام** کون سے دن رکھیں اور سر کے بال کس دن صاف کروائیں؟

**جواب** جب بچّہ پیدا ہو تو مُستَحَب یہ ہے کہ اس کے کان میں اَذان و اِقامت کہی جائے **اَذان** کہنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی **بلائیں دُور ہوجائیں گی**۔ امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین ابنِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ **سرکارِ** والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس شَخْص کے ہاں بچّہ پیدا ہو اس کے دائیں کان میں **اذان** اور بائیں کان میں **اِقامت** کہی جائے تو بچّہ **اُمُّ الصِّبْیان** سے **مَحفوظ** رہے گا۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج٦ ص٣٢ حدیث٦٧٤٧) **اُمُّ الصِّبْیان** کے **مُتعلِّق** عاشقوں

کے امام، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، عاشقِ ماہِ نُبُوَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (صَرْع) بہت خبیث بَلا ہے اور اسی کو اُمُّ الصِّبْیان کہتے ہیں اگر بچّوں کو ہو، ورنہ صَرْع (مرگی)۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ٤١٧) ''نُزْہَۃُ الْقاری'' میں ہے: صَرْع کے معنی بے ہوش ہو کر گر پڑنے کے ہیں یہ کبھی اَخلاط[1] کے فساد کے سبب ہوتا ہے جسے مرگی کہتے ہیں اور کبھی جِنّ یا خبیث ہمزاد کے اثر سے ہوتا ہے۔ (نزھۃ القاری ج ٥ ص ٤٨٩) میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں (اُلٹے) میں تکبیر کہے کہ خَلَلِ شیطان واُمُّ الصِّبْیان سے بچے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٤٥٢) بہتر یہ ہے کہ دَہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اَذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) کان میں تین مرتبہ اِقامت کہی جائے۔ (اگر ایک مرتبہ اذان واِقامت کہہ دی تب بھی کوئی حَرَج نہیں) ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مُونڈا جائے اور سر مُونڈانے کے وَقْت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وَزْن کر کے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٣٥٥)

## جلدی نام رکھنا کیسا؟

**سُوال 10** آپ نے ابھی بتایا کہ ساتویں دن نام رکھا جائے تو اگر کسی نے پہلے یا دوسرے

---

[1] اَخلاط، خلط کی جمع۔ جسم کی چار خِلطیں (١) صَفرا (یعنی پِت) (٢) خون (٣) بلغم اور (٤) سَودا (جلا ہوا سیاہ بلغم)

دن ہی نام رکھ لیا تو؟

**جواب** کوئی حَرَج نہیں۔

## بچّے کے سر پر زَعْفران ملئے

**سُوال 11** **عقیقے** میں بچّے کا سر مُونڈنے کے بعد سُنا ہے سر پر **زَعْفران** ملنا چاہئے۔

**جواب** آپ نے دُرُست سنا ہے۔ حضرتِ سیِّدُ نا بُرَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، زمانۂ جاہِلیَّت میں جب ہم میں کسی کے یہاں بچّہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذَبْح کرتا اور اُس کا **خون** بچّے کے سر پر لِتھیڑ دیتا پھر جب **اسلام** کا زمانہ آیا تو ہم بکری ذَبْح کرتے تھے اور بچّے کا سَر مُنڈاتے اور سر پر **زَعْفران** لگاتے۔

(ابوداوٗد ج۳ ص۱٤٤ حدیث۲۸٤۳)

## سر پر زَعْفران لگانے کا طریقہ

**تھوڑا** سا زَعْفران حسبِ ضَرورت پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے۔ جب نَرم ہو جائے تو اُسی پانی میں اچّھی طرح مَسَل دیجئے اور بچّے کے مُونڈے ہوئے سر پر لگا لیجئے۔

## ہر عُمْر میں ساتواں دن نکالنے کا طریقہ

**سُوال 12** اگر ساتویں دن **عقیقہ** نہ کر سکیں تو کیا حُکْم ہے؟

**جواب** کوئی گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: **عقیقہ** وِلادت کے ساتویں روز **سُنّت** ہے اور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

یہی افضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ اِکیسویں دن۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶)

صَدْرُ الشَّریعہ ،بَدْرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سُنّت ادا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اِکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہوگا، مَثَلاً جُمُعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جُمُعہ ہو گا پہلی صورت میں جس جُمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمُعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں دن کا حساب ضَرور آئے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۶)

## شادی کے جانور میں عقیقے کی نیّت کرنا کیسا؟

**سُوال 13** شادی کے جانور میں بعض لوگ دُولھا اور دیگر اَفراد کے عقیقے کی نیّت کر لیتے ہیں۔ کیا اس طرح عقیقہ ہو جاتا ہے؟

**جواب** اگر جانور قُربانی کی شرائط کے مطابق ہو اور کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو تو عقیقہ ہو جائے گا۔

## گائے میں کتنے عقیقے ہو سکتے ہیں؟

**سُوال 14** گائے میں کتنے عقیقے ہو سکتے ہیں؟

**جواب** اِس مُعامَلے میں اس کے مسائل قُربانی کی طرح ہیں لہٰذا گائے میں سات حصّے ہیں اور یوں سات **عقیقے** بھی ہوسکتے ہیں۔

## قُربانی کے جانور میں عقیقے کا حصّہ

**سُوال 15** کیا قُربانی کی گائے میں بھی **عقیقے** کا حصّہ ڈال سکتے ہیں؟

**جواب** جی ہاں۔

## بچّوں کے ناموں کے بارے میں مَدَنی پھول

**سُوال 16** بچّے کا نام رکھنے کے بارے میں کوئی **مَدَنی پھول** عنایت فرمادیجئے۔

**جواب** صدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: بچّے کا اچّھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بَہُت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنٰی نہیں یا ان کے بُرے معنٰی ہیں ایسے ناموں سے اِحتراز (یعنی پرہیز) کریں۔ اَنْبِیائے کِرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اَسمائے طَیِّبہ اور صَحابہ وتابِعین وبُزُرگانِ دین (رِضوانُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہِم اَجمَعِین) کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے۔ اُمّید ہے کہ ان کی بَرَکت بچّے کے شامِلِ حال ہو۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۵۶) **اُمُّ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے: نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اچّھوں کے نام پر نام رکھو اور **اپنی حاجتیں اچّھے چہرے**

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

والوں سے طَلَب کرو۔ (اَلفِردَوس بمأثور الخَطّاب ج ٢ ص ٥٨ حديث ٢٣٢٩)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **عبدُاللہ و عبدُ الرَّحمٰن** بہُت اچھے نام ہیں مگر اس زمانے میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ **عبدُ الرَّحمٰن** کے بجائے اُس شخص کو لوگ **رَحمٰن** کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رَحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح کثرت سے ناموں میں تَصغِیر (تَص۔غِیر) کا رواج ہے، یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تَصغِیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گُمان ہو کہ ناموں میں تَصغِیر کی جائیگی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٣٥٦)

## محمّد نام رکھنے کے چار فضائل

**سُوال 17** ''**محمد**'' نام رکھنے کے فضائل ارشاد ہوں۔

**جواب** اِس ضِمن میں چار فرامینِ صادِق و امین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عَرض کرتا ہوں:

﴿١﴾ جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصِل کرنے کیلئے اس کا نام **محمد** رکھے وہ (یعنی نام رکھنے والا والِد) اور اُس کا لڑکا دونوں بہِشت (یعنی جنّت) میں جائیں۔ (کَنزُ العُمّال ج ١٦ ص ١٧٥ حديث ٤٥٢١٥)

﴿٢﴾ روزِ قیامت دو شخص ربُّ العِزَّت کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے۔ حُکم ہو گا: انہیں جنّت میں لے جاؤ۔ عَرض کریں گے: الٰہی (عَزَّوَجَلَّ)! ہم کس عمل پر جنّت کے قابِل ہوئے؟ ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں! فرمائے گا: جنّت میں جاؤ،

میں نے حلف کیا (یعنی قسم فرمائی) ہے کہ جس کا نام احمد یا **محمد** ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔ (اَلْفِرْدَوس بمأثور الْخَطّاب ج۵ص۴۸۵ حدیث۸۸۳۷، فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص ۶۸۷)

﴿۳﴾ تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک **محمد** یا دو **محمد** یا تین **محمد** ہوں۔ (اَلطَّبَقاتُ الْکُبریٰ لابن سعد ج۵ ص ۴۰) ﴿۴﴾ جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اُس کی عزّت کرو اور مجلس میں اُس کیلئے جگہ کُشادہ کرو اور اُسے بُرائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۴۹ حدیث ۷۰۶)

## محمّد نام رکھنے کی دو نِیّتیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر بغیر اچّھی نیّت کے فَقَط یوں ہی **محمد** نام رکھ لیا تو ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ثواب کمانے کیلئے ''اچّھی نیّت'' ہونا شَرط ہے اور حدیثِ پاک نمبر 1 میں **دو اچّھی نیّتوں** کی صَراحَت (یعنی وضاحت) بھی ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے **مَحَبَّت** اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے بَرَکت حاصِل کرنے کی نیّت سے **محمد** نام رکھنے والے خوش قسمت باپ اور **محمد** نامی بیٹے کیلئے جنّت کی بِشارت ہے۔ اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 24 صَفْحَہ 691 پر فرماتے ہیں: ''بہتر یہ ہے کہ صِرف **محمد** یا **احمد** نام رکھے ان کے ساتھ ''جان'' وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔'' آج کل **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ نام بگاڑنے کی وَبا عام ہے حالانکہ ایسا کرنا گُناہ ہے اور **محمد** نام کا بگاڑنا تو

بَہُت ہی سَخْت تکلیف دِہ ہے۔ لٰہٰذا **عقیقہ** میں نام **محمد** یا **احمد** رکھ لیجئے اور پکارنے کیلئے مَثَلاً **بِلال رضا، ہِلال رضا، جمال رضا، کمال رضا،** اور **زید رضا** وغیرہ رکھ لیا جائے۔ اسی طرح بچّیوں کے نام بھی صحابِیّات و وَلِیّات کے ناموں پر رکھنا مناسِب ہے جیسا کہ **سکینہ، زَرِینہ، جمیلہ، فاطمہ، زینب، مَیمونہ، مریم** وغیرہ۔

## عقیقے میں کتنے جانور ہونے چاهئیں؟

**سُوال 18** بچّہ یا بچّی کے **عقیقے** میں جانوروں کی تعداد کے بارے میں بھی ارشاد فرما دیجئے۔

**جواب** لڑکے کیلئے دو اور لڑکی کیلئے ایک ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (دونوں کیلئے) کم سے کم ایک (ایک جانور) تو ہے ہی اور پِسر (یعنی بیٹے) کیلئے دو (جانور) افضل ہیں (بیٹے کیلئے دو کی) اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶)

## عقیقے کا جانور کیسا هو؟

**سُوال 19** **عقیقے** کا جانور کیسا ہونا چاہئے؟

**جواب** ایک قصّاب سے عقیقے کے لیے جانور خریدنے کے مُتعلّق کئے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ان اُمور میں اَحکامِ **عقیقہ** مِثلِ قُربانی ہیں، اَعضا سلامت ہوں، بکرا بکری ایک سال سے کم کی جائز نہیں، بَھیڑ، مَینڈھا چھ مہینہ کا بھی ہوسکتا ہے جبکہ اتنا تازہ وفربہ ہو کہ سال بھر والوں میں مِلادیں تو دُور سے مُتَمَیَّز نہ ہو (یعنی دیکھنے میں سال بھر کا نظر

آئے)(فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸٤)عقیقے کے جانور کے مُتعلّق حضرتِ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں، ''بدائع'' میں ہے: افضل قربانی یہ ہے کہ مینڈھا، چِتکبرا، سینگوں والا اور خَصّی ہو۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵٤۹)

## جانور کی عُمْر میں شک ہو تو؟

**سُوال20** عقیقہ یا قربانی کے جانور کی عُمْر میں **شک** ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

**جواب** عُمْر کم ہونے کا شُبہ ہو تو اُس جانور کی قُربانی یا عقیقہ نہ کرے۔ اِس ضِمْن میں فتاوٰی رضویہ جلد 20 صَفْحہ 583 اور 584 سے دو۲ جُزئِیّات مُلاحظہ ہوں:

﴿۱﴾ سال بھر سے کم کی بکری **عقیقے** یا قُربانی میں نہیں ہوسکتی، اگر مشکوک حالت ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہے کہ سال بھر کی نہ ہونا معلوم ہو، لِاَنَّ عَدَمَ الْعِلْمِ بِتَحَقُّقِ الشَّرْطِ کَعِلْمِ الْعَدَمِ'' (شَرْط کے پائے جانے کا عِلْم نہ ہونا ایسے ہی ہے جیسے اس چیز کے نہ ہونے کا عِلْم ہو) ﴿۲﴾ جبکہ سال بھر کامل ہونے میں شک ہے تو اس کا **عقیقہ** نہ کریں اور (جانور بیچنے والے) قصّاب کا قول یہاں کافی نہیں کہ (جانور) بِکنے میں اِس (یعنی بیچنے والے) کا نَفْع ہے اور (سال بھر کا بچّہ جو دانت توڑتا ہے وہ اس نے ابھی نہ توڑے یہ) حالتِ ظاہِرہ اِس (بیچنے والے) کی بات (یعنی جانور کامل ہونے کے دعوے) کو دَفْع کر رہی ہے۔ وَ اللّٰہُ تَعالٰی اَعْلَم (خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر جانور کی عُمْر پر یہ شک ہو کہ یہ بکرا سال بھر کا نہیں معلوم ہوتا یا گائے شاید دو۲ سال سے کم عُمْر کی ہے تو ایسی مَشکوک حالت میں اُس جانور کی قُربانی یا عقیقہ نہیں ہوسکتا)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

# عقیقے کے گوشت کی تقسیم کا مسئلہ

**سُوال 21** عقیقے کے گوشت کی تقسیم کس طرح کریں؟

**جواب** میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: (عقیقے کا) گوشت بھی مِثلِ قُربانی تین حصّے کرنا مُستَحَب ہے، ایک اپنا، ایک اَقارِب، ایک مساکین کا اور چاہے تو سب کھالے خواہ سب بانٹ دے، جیسے قُربانی۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٠ ص ٥٨٤)

# پکا کر کھلائیں یا کچّا بانٹیں؟

**سُوال 22** عقیقے کا گوشت پکا کر کھلانا افضل ہے یا کچّا گوشت تقسیم کردیں۔

**جواب** پکا کر کھلانا کچّا تقسیم کرنے سے افضل ہے۔ (اَیضاً)

# عقیقے کا گوشت ماں باپ کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

**سُوال 23** کیا عقیقہ کے گوشت میں والِدَین کا بھی حصّہ ہے؟

**جواب** یوں تو کسی کا بھی حصّہ ضَروری نہیں، البتّہ مُستَحَب تقسیم کا بیان ہو چکا۔ یہ جو مشہور ہے کہ والِدَین نہیں کھاسکتے یہ غَلَط بات ہے۔ ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ سبھی مسلمان کھاسکتے ہیں۔

# کافِرہ دائی سے زَچگی کروانا حرام ہے

**سُوال 24** کہتے ہیں کہ عقیقے کے گوشت میں سے نائی کوسَر اور دائی (Midwife) کو ران دینا چاہئے اور اگر دائی کافرہ ہو تو کیا کرے؟

**جواب** میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 20 صَفْحَہ 588 پر فرماتے ہیں: سَر نائی کو دینے کا نہ کہیں حُکْم نہ مُمانَعت، ایک رَواجی (یعنی رَسْم و رواج کی) بات ہے، (دینے میں حَرَج نہیں) جَنائی (Midwife) کو ران دینے کا حُکْم البتّہ حدیث سے (ثابت) ہے، مگر کافِرہ سے یہ (یعنی زَچگی کا) کام لینا حرام۔ کافِرہ سے مسلمان عورت کو ایسے ہی پردے کا حکم ہے جیسے مَرْد سے کہ سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور تلووں کے کچھ نہ دِکھائے، نہ کہ خاص جَنائی (یعنی زَچگی) کا کام۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: ''مسلمان عورت کو یہودی یا نَصرانی یا مُشرِک عورت کے سامنے ننگا ہونا حلال نہیں سوائے اس کے کہ وہ اس کی لَونڈی ہو۔'' (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص٦١٣) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: پھر اگر کسی نے اپنی حماقت سے اِس (یعنی کافِرہ سے ڈیلیوری کروانے کے) گُناہ کا اِرتکاب کیا، اَوْ کَانَ صَحِیْحُ الْاِضْطِرَارِ اِلَیْہِ (یعنی یا اس کی صحیح شدید مجبوری ہو) تو اس (کافِرہ) کو ران وغیرہ کچھ نہ دیں کہ کافِروں کا صَدَقات وغیرہ میں کچھ حق نہیں نہ اس کو دینے کی (شَرْعاً) اجازت۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٠ ص ٥٨٨، ٥٨٩) صَفْحَہ 588 پر اِس سے پچھلے فتوے میں ارشاد فرماتے ہیں: بھنگن یا کسی کافِرہ کو جَنائی (Midwife) بنانا سَخْت حرام ہے۔ نہ کافِرہ کو ران دی جائے اور بالوں کی چاندی مسکین کا حق ہے، نائی مسکین ہو تو دینے میں مضایقہ نہیں، اَصْل حکم یہ ہے پھر جس نے اس کے خلاف

کیا بھنگن کو ران، غنی نائی کو چاندی دی تو بُرا کیا مگر **عقیقہ** ہو گیا۔ سِری کے بارے میں کوئی خاص حُکم نہیں جسے چاہے دے، جس کا **عقیقہ** نہ ہوا ہو وہ جوانی، بڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کرسکتا ہے۔ وَاللہُ تَعالٰی اَعْلَم۔

## عقیقے کی کھال کا استِعمال

**سُوال 25** **عقیقے** کے جانور کی کھال کا کیا حُکم ہے؟

**جواب** اس کے گوشت اور کھال کا بھی وُہی حکم ہے جو قُربانی کے جانور کے گوشت پوست (کھال) کا کہ کھال کو باقی رکھتے ہوئے یا ایسی چیز سے بدل کر جسے باقی رکھ کر نَفْع اُٹھایا جا سکتا ہو اپنے صَرف میں لائے یا مسکین کو دے یا کسی اور نیک کام مَثَلاً مسجِد یا مدرَسے میں صَرف کرے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص ۳۵۷)

## کھال اُجرت میں دینا کیسا؟

**سُوال 26** کیا قصّاب کو **عقیقے** کے جانور کی کھال بطورِ اُجرت دے سکتے ہیں؟

**جواب** نہیں دے سکتے۔ (ایضاً ص ۳۴٦) اِسی طرح نائی کو سَر یا جَنائی (Midwife) کو ران بطورِ اُجرت دینے کی شریعت میں اجازت نہیں۔

## کون ذَبْح کرے؟

**سُوال 27** **عقیقے** کا جانور کون ذَبْح کرے؟

**جواب** میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: باپ اگر حاضر ہو اور ذَبْح پر قادِر ہو تو اسی کا ذَبْح کرنا بہتر ہے کہ یہ

شُکرِ نعمت ہے، جس پر نعمت ہوئی وُہی اپنے ہاتھ سے شُکر ادا کرے۔ وہ نہ ہو یا ذَبْح نہ کر سکے تو دوسرے کو اجازت دیدے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۵ مُلَخَّصاً)

## عقیقے کی دُعا

**سُوال28** عقیقے کی دُعا کون پڑھے؟ ذَابِح یا والِد؟

**جواب** ذابِح یعنی جو ذَبْح کرے وُہی دُعا پڑھے۔ **عقیقۂ پِسَر** (لڑکے کے عقیقے) میں کہ باپ ذَبْح کرے (تو ذَبْح سے قبل) دُعا یوں پڑھے:

**اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ ط بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ۔**

(دُعا ختم کر کے فوراً ذَبْح کر دے)

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے فُلاں بیٹے کا عقیقہ ہے، اِس کا خون اُس کے خون، اِس کا گوشْت اُس کے گوشْت، اِس کی ہڈّی اُس کی ہڈّی، اِس کا چمڑہ اُس کے چمڑے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس کو میرے بیٹے کیلئے جہنَّم کی آگ سے فِدیہ بنادے۔ **اللہ** تَعَالٰی کے نام سے، **اللہ** سب سے بڑا ہے۔

فُلاں کی جگہ پِسَر (یعنی بیٹے) کا جو نام ہو، لے، دُخْتر (یعنی بیٹی) ہو تو دونوں جگہ اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ اور پانچوں جگہ ہٖ کی جگہ **ھَا** کہے اور دوسرا شخص ذَبْح کرے تو دونوں جگہ اِبْنِیْ فُلَان یا بِنْتِیْ فُلَان کی جگہ فُلَان اِبْنِ فُلَان یا فُلَانَہ بِنْتِ فُلَانَہ کہے۔ بچّے کو اِس کے باپ کی طرف نسبت کرے۔ (فتاوٰی

رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۵) مُلَخَّصاً محمد رضا بن محمد علی۔

## کیا دُعا پڑھنا ضروری ہے؟

**سُوال 29** کیا دُعا پڑھے بِغیر **عقیقہ** نہیں ہوگا؟

**جواب** بِغیر دُعا پڑھے ذَبْح کرنے سے بھی **عقیقہ** ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۷)

## عقیقہ کے گوشْت کی ہڈّیاں توڑنا کیسا؟

**سُوال 30** کیا یہ دُرُست ہے کہ **عقیقے** کے جانور کی ہڈّیاں نہ توڑی جائیں!

**جواب** بہتر یہ ہے کہ اِس کی ہڈّی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈّیوں پر سے گوشْت اتار لیا جائے یہ بچّے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈّی توڑ کر گوشْت بنایا جائے اس میں بھی حَرَج نہیں۔ (ایضاً)

## میٹھا گوشْت

**سُوال 31** کیا **عقیقے** کا گوشْت پکانے کا بھی کوئی مخصوص طریقہ ہے؟

**جواب** صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: گوشْت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں **میٹھا پکایا** جائے تو بچّے کے اَخلاق اچّھے ہونے کی فال ہے۔ (ایضاً) **میٹھا گوشت بنانے کے ۲ دو طریقے:** ﴿۱﴾ ایک کلو گوشت، آدھا کلو میٹھا دَہی، سات دانے چھوٹی اِلایچی، 50 گرام بادام، حسبِ ضَرورت گھی یا تیل سب ملا کر پکا لیجئے، پکنے کے بعد ضَرورت کے مطابِق چاشنی ڈالئے۔ زینت (یعنی خوبصورتی) کیلئے گاجَر کے باریک ریشے بنا کر نیز کِشمِش وغیرہ بھی ڈالے جا سکتے ہیں ﴿۲﴾ ایک کِلو

میں آدھا کلو چُقَندر ڈال کر حسبِ معمول پکا لیجئے۔

**سُوال 32** عقیقے کے موقع پر جو تحائف دیئے جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

**جواب** آج کل عُموماً عقیقے کے لیے طَعام (یعنی کھانے) کا اِہتمام کر کے عزیز و اَقارِب کو دعوت دی جاتی ہے جو کہ اچّھا کام ہے اور دعوت پر آنے والے مہمان، بچّے کے لیے تحفے لاتے ہیں یہ بھی خوب ہے۔ البتّہ یہاں کچھ تفصیل ہے: اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لائے تو بعض اَوقات میزبان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کرنے کے گناہوں میں پڑتے ہیں، تو جہاں یقینی طور پر یا ظنِّ غالِب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہئے کہ بِغیر مجبوری کے نہ جائے، ضَرورتاً جائے اور تحفہ لے جائے تو حَرَج نہیں، البتّہ میزبان نے اِس نیّت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا، یا بطورِ خاص نیّت تو نہیں مگر اِس (میزبان) کا ایسا بُرا معمول ہے تو جہاں اِسے (یعنی میزبان کو) غالِب گُمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی (میزبان کے) شَر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے اور یہ تحفہ اِس کے حق میں رشوت ہے۔ ہاں اگر بُرائی بیان کرنے کی نیّت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا بُرا معمول ہو تو تحفہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں۔

**نوٹ:** یہ رسالہ پہلی بار ماہ شیخ عبدُالقادِر ۷ ربیعُ الآخِر ۱۴۲۸ھ بمطابق 25-4-2007 کو ترتیب پایا اور کئی بار شائع کیا گیا پھر ۵ ذُوالْقعدۃِ الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق 23-9-2012 میں اِس

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

پر نظرِ ثانی کی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۵ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۳ھ

23-9-2012

## مآخذ و مراجع

| کتاب | مطبوعہ | کتاب | مطبوعہ |
|---|---|---|---|
| ابوداود | داراحیاء التراث العربی بیروت | مجمع الزوائد | دارالفکر بیروت |
| ترمذی | دارالفکر بیروت | الطبقات الکبرٰی | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| ابن ماجہ | دارالمعرفۃ بیروت | اشعۃ اللمعات | کوئٹہ |
| مصنف عبدالرزاق | دارالکتب العلمیۃ بیروت | نزہۃ القاری | فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور |
| معجم کبیر | داراحیاء التراث العربی بیروت | ردالمحتار | دارالمعرفۃ بیروت |
| مسند ابی یعلٰی | دارالکتب العلمیۃ بیروت | فتاوٰی رضویہ | رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور |
| الفردوس بمأثور الخطاب | دارالکتب العلمیۃ بیروت | بہارِ شریعت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| جامع صغیر | دارالکتب العلمیۃ بیروت | ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| کنزالعمال | دارالکتب العلمیۃ بیروت | اسلامی زندگی | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |

## فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# سُنّت کی بہاریں

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net